روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر 211 | جمعرات 22 جمادی الاول -1418ھ 25 تبوک 1376ہش 25 ستمبر 1997ء

اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ تو ایک ذرّہ بھی نیکی کو ضائع نہیں کرتا اس نے تو خود فرمایا ہے (-) اگر ذرّہ بھر نیکی ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائے گا پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر نیکی کر کے پھل نہیں ملتا اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں اخلاص نہیں آیا ہے اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے (-) یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں۔ یہ لوگ ابدال ہو جاتے ہیں اور وہ اس دنیا کے نہیں رہتے۔ ان کے ہر کام میں ایک خلوص اور اہلیت ہوتی ہے لیکن دنیاداروں کا تو یہ حال ہے کہ وہ خیرات بھی کرتے ہیں تو اس کے لئے تعریف اور تحسین چاہتے ہیں۔

ملفوظات جلد چہارم صفحہ 640

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تک مواد ردیہ دور نہ ہوں اور سوء مزاج رہے، تو مزہ زبان تک کا بھی بگڑ جاتا ہے، تلخ معلوم دیتا ہے اور جب بدن میں پوری صلاحیت اور اصلاح ہو اس وقت ہر ایک شے کا اصل مزہ معلوم ہوتا ہے اور طبیعت میں ایک قسم کی لذت اور سرور اور چستی اور چالاکی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح پر جب انسان گناہ کی ناپاکی میں مبتلا ہوتا ہے اور روح کا قوام بگڑ جاتا ہے تو روحانی قوتیں کمزور ہونی شروع ہو جاتی ہیں، یہاں تک کہ عبادات میں مزہ نہیں رہتا۔ طبیعت میں ایک گھبراہٹ اور پریشانی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب مواد ردیہ اجو گناہ کی زندگی سے پیدا ہوئے تھے، توبتہ النصوح کے ذریعہ خارج ہونے لگیں تو روح میں وہ اضطراب اور بے چینی کم ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ آخر ایک سکون اور تسلی ملتی ہے۔ پہلے جو گناہ کی طرف قدم اٹھانے میں راحت محسوس ہوتی تھی اور پھر اسی فعل میں جو نفس کی خواہش کا نتیجہ ہوتا تھا اور جھکنے میں خوشی ملتی تھی۔ اب اس طرف جھکتے ہوئے دکھ اور رنج معلوم ہوتا ہے۔ روح پر ایک لرزہ پڑ جاتا ہے۔ اگر اس تاریک زندگی کا وہم یا تصور بھی آ جائے اور پھر عبادات میں ایک لطف، ذوق، جوش اور شوق پیدا ہونے لگتا ہے۔ روحانی قویٰ جو گناہ آمیز زندگی سے مردہ ہو چکے تھے، ان کا نشوونما شروع ہوتا ہے اور اخلاقی طاقتیں اپنا ظہور کرتی ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 277)

دعائیں کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں پاک انقلاب پیدا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دعائیں کریں اور اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم بپا کرنے کی کوشش کریں (-) میں مثال دے دیتا ہوں۔ ایک پریس کانفرنس میں جرمنی میں (دین حق کی) کی تعلیم میں بتا رہا تھا تو ایک صحافی مجھ سے پوچھنے لگا، (باتیں سن کے اس پر اثر ہوا) کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے سارے باشندوں کو آپ (احمدی) بنا لیں؟ میں نے کہا نہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ (دین حق) کا حسن کچھ اس طرح تمہارے سامنے پیش کروں کہ تم مجبور ہو جاؤ اسے قبول کرنے کے لئے۔ سختی سے تو نہیں کرنا ہم نے۔ خدا آپ کے اندر یہ اہلیت پیدا کر دے کہ (دین حق) کے حسن اور احسان کے جلوے دنیا آپ کی زندگیوں میں کچھ اس طرح دیکھے کہ وہ مجبور ہو جائے (دین حق) کو قبول کرنے پر اور یہ گواہی دینے پر کہ (دین حق) اس قسم کا انسان، اس قسم کا مرد، اس قسم کی عورت، اس قسم کا بڑا، اس قسم کا بچہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور اپنے ہی فائدہ کے لئے۔ اپنے جسمانی فائدہ کے لئے بھی، اپنے ذہنی فائدہ کے لئے بھی، اپنے اخلاقی فائدہ کے لئے بھی اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے روحانی فوائد کے لئے بھی وہ یہ سمجھیں کہ (دین حق) سے باہر وہ دولتیں اور رحمتیں ہمیں نہیں مل سکتیں، وہ عزتیں اور رفعتیں ہم حاصل نہیں کر سکتے جو (دین حق) میں داخل ہو کے ہم کر سکتے ہیں، اس لئے ہمیں داخل ہو جانا چاہئے۔ آپ نے ایک نمونہ پیش کرنا ہے دنیا کے سامنے۔ آپ نے دنیا کو بتانا ہے کہ وہ کون سی راہ تھی (-) جو سیدھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کی رضا کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہے اس کے لئے تیاری کریں۔

(از خطبہ 15- فروری 1980ء)

توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترمہ بیگم نسیم سیفی صاحبہ انتقال فرماگئیں

○ نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ بیگم محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل مورخہ 24- ستمبر 1997ء کو صبح 4 بجے کراچی میں انتقال فرماگئیں۔ ان کی عمر 74 سال تھی۔

موصوفہ کا جنازہ کراچی سے ربوہ لایا جا رہا ہے جہاں جمعرات 25- ستمبر کو صبح دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ ادا کیا جائے گا۔

محترمہ موصوفہ لمبا عرصہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی صدر لجنہ رہیں۔ اور اہم جماعتی خدمات کی توفیق پاتی رہیں۔ محترمہ موصوفہ نہایت دعاگو، متقی، پرہیزگار اور ہمدرد وجود تھیں۔ جملہ احباب کرام سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرمہ عزیزہ نادیہ چوہدری صاحبہ بنت مکرم ادریس احمد چوہدری صاحب حال جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرم احمد مصطفےٰ منظر ابن مکرم منظر سعید صاحب آف امریکہ مبلغ دس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مورخہ 15- اگست 1997ء کو پڑھا۔

عزیزان مکرم منیر احمد صاحب فرخ آف اسلام آباد ابن ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب (وفات یافتہ) سابق ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ کے بھانجے اور بھتیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبداللہ جہانگیر صاحب کو مورخہ 17- اگست 1997ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے اور "ثنا زیبا" نام رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی نواسی ہے۔ اور خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاب کی پڑنواسی ہے۔
اللہ تعالیٰ بچی کی صحت و عمر میں برکت دے اور خادم دین بنائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

25 تبوک 1376 ہش   25 ستمبر 1997ء

گناہ سے بچنے کا تجربہ شدہ طریق

آج کی دنیا کے بڑے بڑے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ دنیا کا قریباً ہر ملک جرائم کی کثرت کا شکار ہے۔ ہر ملک میں قانون کا احترام اٹھ رہا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی یہی صورت حال ہے اور مغربی ممالک میں بھی ایسی ہی بات ہے۔ امریکہ میں گذشتہ ایک سال جرائم پر قابو پانے کو ملک کا ایک بڑا مسئلہ قرار دیا گیا۔

جرائم پر قابو پانے کے لئے جو طریقے سوچے جا رہے ہیں ان میں کہیں تو پولیس فورس کو مضبوط اور موثر بنایا جاتا ہے اور کہیں یہ خیال ہے کہ سخت سزائیں دینے سے جرائم اور گناہ پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ لیکن دنیا کے ممالک کا عملی تجربہ یہ بتا رہا ہے کہ جہاں پر پولیس فورس کو جدید اور منظم کیا گیا' ان کو تیز رفتار گاڑیاں اور جدید ترین آلات دیئے گئے وہاں پر بھی یہ انتظام جرائم اور گناہ کو ختم کرنے کا موجب نہیں بن سکا۔ پھر بعض ممالک میں سخت سزاؤں کے قوانین بنائے گئے۔ ان کو بھی اس میں جزوی کامیابی ہوئی مگر سخت سزاؤں کے ڈر سے جرم اور گناہ کو اس حد تک کم نہیں کیا جاسکا کہ یہ سمجھا جائے کہ جرم اور گناہ پر قابو پا لیا گیا ہے۔

در حقیقت یہ دونوں طریقے اس لئے ناکامی کا شکار ہوئے ہیں کہ یہ اپنے اندر حقیقت اور سچائی نہیں رکھتے تھے۔ آج کی دنیا میں جرائم کی شدت جس قدر زیادہ ہے اور دنیا کے پردے پر گناہ جس بھاری تعداد میں ہو رہے ہیں وہ دنیا کے پردے پر پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ انفرادی طور پر بعض بستیاں اور علاقے تو گناہ کی آماجگاہ رہے ہیں مگر دنیا پر کبھی ایسا وقت نہیں آیا کہ ساری دنیا کے تمام ممالک یکساں طور پر جرائم اور گناہ کی شدید ترین لپیٹ میں آچکے ہوں۔

دنیا کے اس سب سے بڑے سوال کا جو حل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیان فرمایا ہے وہی اصل حل ہے اور اس کے سوا دنیا میں اور کوئی حل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور تجربے نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ جب بھی دنیاوی سوچوں کے دائرے سے نکل کر مذہب کی طرف حقیقی رجوع کیا گیا اس وقت ہی جرائم اور گناہ پر قابو پایا جاسکا۔ اس کے سوا تمام دنیاوی طریق محض ناکامی کا ہی منہ دیکھتے رہے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ گناہ دور کرنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"گناہ در حقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کی اطاعت اور خدا کی پر جوش محبت اور محبانہ یاد الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو...... گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے۔ لہٰذا وہ تمام اعمال صالحہ جو محبت اور عشق کے سر چشمہ سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں۔ کیونکہ انسان خدا کے لئے نیک کام کر کے اپنی محبت پر مہر لگاتا ہے۔ خدا کو اس طرح پر مان لینا کہ اس کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھنا۔ یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی۔ یہ وہ پہلا مرتبہ محبت ہے جو درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زمین میں لگایا جاتا ہے۔ اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار ہے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے۔ اور یہ مرتبہ درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زور کر کے پورے طور پر اپنی جڑھ زمین میں قائم کر لیتا ہے۔ اور پھر تیسرا مرتبہ توبہ اس حالت سے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑھیں پانی سے قریب کر کے بچہ کی طرح اس کو چوستا ہے۔ غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا دور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے۔

اسی ضمن میں استغفار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ۔

"جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہو سکتی ہے۔ اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہیں کہ گنہ گار ہو چکے ہیں تو استغفار ان کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔ کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں"۔

خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نے اس نسخہ پر کامیابی سے عمل کیا ہے اور احمدیوں کی بھارت اکثریت گناہ اور جرائم سے بچی ہوئی ہے۔ امریکہ کی ایک ریاست کی خاتون گورنر نے جماعت احمدیہ کے ایک اجتماع میں برملا یہ اعتراف کیا کہ جو لوگ احمدی ہو جاتے ہیں وہ جرائم چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ خاتون جو خود عیسائی مذہب کی پیروکار تھیں وہ یہ کہنے پر مجبور تھیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احمدی بنا لیں تاکہ جرائم میں کمی ہو سکے۔

یہ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا ایک غیر معمولی فضل ہے ہر احمدی کو چوکس اور نگران رہ کر اس امتیاز اور اعزاز کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اپنے بچوں اور اولاد کو اللہ کی محبت اور عشق کی وہ چاٹ لگا دینی چاہئے جو گناہ کے طوفان کے آگے بند باندھ دیتی ہے۔ گھروں میں اور اجتماعات میں اللہ کے فضلوں اور رحمتوں کا تذکرہ عام ہونا چاہئے۔ اللہ کی محبتوں کے اس عام ذکر سے ہر بچے بڑے میں اللہ کی محبت جنم لیتی ہے۔ اللہ کی رحمتیں تو ہر شخص پر اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ اس کے لئے کوئی بیرونی مثالیں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اپنے گھر سے ہی یہ دولت اکٹھی کی جاسکتی ہے۔

"چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے"
آیئے پوچھیں بڑوں سے کیا یہ سچی بات ہے
ہم اندھیری رات میں بھی دیکھتے رہتے ہیں چاند
جیسے آنگن میں ہمارے چاند کی بارات ہے
اپنی آنکھوں میں چمک ہو تو نظر آتا ہے چاند
روشنی کی اک کرن سے ظلمتوں کو مات ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالد سیف اللہ خان۔ نیشنل وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ آسٹریلیا

آسٹریلیا کی یونیورسٹیوں اور ٹیکنیکل کالجوں میں داخلہ حاصل کرنے کا طریق

آسٹریلیا میں کثرت سے بیرونی ممالک سے طلباء تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور حکومت آسٹریلیا بھی اس کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس وقت انٹرنیشنل سٹوڈنٹس جو یہاں پڑھ رہے ہیں ان کی تعداد تقریباً سوا لاکھ ہے۔ تمام ترقی یافتہ ممالک یہاں کی ڈگریوں اور ڈپلوموں کو تسلیم کرتے ہیں۔ پاکستان کے کئی احباب جماعت یہاں تعلیم پا رہے ہیں اور کئی دوست خطوط وغیرہ کے ذریعہ بعض سوالات پوچھتے رہتے ہیں۔ ایسے احباب کے افادہ کے لئے عام طور پر پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال میں آسٹریلیا میں پڑھنے کے لئے آنا چاہتا ہوں مجھے کہاں رابطہ کرنا چاہئے۔

جواب غیر ملکی طلباء یہاں کی یونیورسٹیوں میں بھی پڑھتے ہیں اور پیشہ ورانہ ٹیکنیکل کالجوں میں بھی۔ دونوں کا طریق مختلف ہے۔ ہر یونیورسٹی بین الاقوامی طلباء کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم کرتی ہے لیکن ٹیکنیکل کالجوں جنہیں یہاں Technical and further education (Tafe) کالج کہا جاتا ہے ان کے لئے ہر سٹیٹ میں ایک مرکزی دفتر برائے داخلہ قائم ہوتا ہے ان سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔

سوال کیا سڈنی میں واقع یونیورسٹیوں کے پتہ جات مل سکتے ہیں۔

جواب چھ یونیورسٹیوں کے پتہ درج ذیل ہیں جن کو براہ راست خط لکھ کر پراسپکٹس مع فارم درخواست وغیرہ طلب کیا جاسکتا ہے۔

1 University of western sydney student Recruitment Pocockedbag1Richmondnsw 2753(PH:61-2-98524100)

2 University of wollongong administration wollongong nsw2522Ph:-61-42-213927

3 University of new England armidale nsw 2351 Ph: 61-67-733566

4 University of new south wales admissions kensington nsw 2052 PH: 61-2-93853156

5 University of sydney admissions sydney 2006 PH:61-2-935141176

4 University of technology registrar p.o. box 123 broadway nsw 2007 PH:61-2-9514 200

سوال :- ان یونیورسٹیوں کی فیس اندازاً کتنی ہے۔

جواب فیس مختلف کورسوں کے لئے مختلف ہے۔ نیز ہر یونیورسٹی کے لئے فیس مختلف ہے۔ البتہ ڈگری اگر آرٹس کی ہو تو ٹیوشن فیس عموماً دس ہزار ڈالر سالانہ ہوتی ہے۔ سائنس ڈگری کی تیرہ ہزار اور انجینئرنگ کی پندرہ ہزار ڈگری کورس تین چار سال کا ہوتا ہے۔ Hsc یعنی بارھویں جماعت کے بعد (آجکل آسٹریلین ڈالر تقریباً 0.72 امریکی ڈالر کے برابر ہے) داخلہ کے وقت چھ ماہ یعنی ایک سمیسٹر کی فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ اس میں فیس داخلہ 'کتب' رہائش اور کھانے پینے وغیرہ کا خرچ نہیں۔ داخلہ کے لئے پاکستانی ڈگری HSC کے برابر سمجھی جاتی ہے۔

سوال :- ٹیکنیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے پراسپکٹس اور فارم داخلہ کہاں سے منگوایا جاسکتا ہے۔

جواب مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر Information Package منگوا سکتے ہیں جس میں انٹرنیشنل سٹوڈنٹس کے لئے گائیڈ کورسز کی لسٹ۔ درخواست فارم' فیسس اور تعلیمی معیار جو داخلہ کے لئے ضروری ہے شامل ہوگا۔ سب کالجوں کے لئے یہ ایک ہی مرکز کام کرتا ہے۔

nsw international students services consortium level 2 770 George Streetnsw 2000 sydney (Ph 61-2-92174801, 61-2-92174802 fax 61-2-9212)street

سوال ڈپلومہ میں داخلہ کب ہوتا ہے اور کن کن مضامین میں ہو سکتا ہے۔ داخلہ کی شرائط کیا ہیں۔

جواب ڈپلومہ میں داخلہ ہر سال فروری میں ہوتا ہے لیکن درخواستیں کئی ماہ پہلے لینی شروع کر دیتے ہیں۔ ڈپلومہ کے لئے داخلہ حاصل کرنے کے لئے انگریزی کا اچھی طرح آنا اور Hsc ہونا ضروری ہوتا ہے یہ بے شمار مضامین میں ہو سکتا ہے جیسے ہیلتھ 'انجینئرنگ کامرس' اکاؤنٹنسی 'فوڈ ٹیکنالوجی' اپلائیڈ سائنس' بزنس' کمپیوٹر وغیرہ میں عرصہ تعلیم دو سال ہوتا ہے۔

سوال ڈپلومہ کی ٹیوشن فیس کتنی ہے۔

جواب تقریباً 7500 ڈالر سالانہ داخلہ کے وقت تقریباً چار ہزار ایک سمیسٹر کی دینی پڑتی ہے۔

سوال کیا پاکستان میں کوئی ایسا ادارہ ہے جو کمیشن پر آسٹریلیا کے تعلیمی اداروں میں داخلہ کے لئے مدد دے سکے۔

جواب کوئی نہ کوئی ضرور ہوگا۔ ایک دوست نے ایک پرائیویٹ ادارہ کے متعلق بتایا تھا ان کا پتہ درج ذیل ہے آپ اپنی ذمہ داری پر ان سے رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔

آیہ۔ایم۔ٹی انٹرپرائز 2/3 پٹیالہ کمپلیکس گراؤنڈ 2 لنک میکلوڈ روڈ لاہور (فون 7239035) ان کا ہیڈ آفس 46 بدری بلڈنگ چندریگر روڈ کراچی (فون 2412693) ہے۔

سوال کیا ڈپلوما کے بعد ڈگری کی تعلیم بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

جواب ہاں اس کا فائدہ ہے کہ پریکٹیکل اور تھیوری دونوں پر عبور حاصل ہو جاتا ہے اور ملازمت کا ملنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے لیکن اس طرح چھ ماہ سے ایک سال زیادہ عرصہ لگتا ہے۔

سوال میں پڑھنے کے لئے آسٹریلیا آنا چاہتا ہوں اس کا مختصر طریق کار کیا ہے؟

جواب جن مراحل سے گزرنا ہوگا وہ مختصراً درج ذیل ہیں۔

1 جس یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتے ہوں اوپر بیان کردہ پتہ خط لکھ کر ان سے پراسپکٹس منگوائیں۔ اگر Tafe میں داخلہ لینا چاہتے ہیں تو اس کے مذکورہ بالا مرکز خط کو لکھیں۔ اپنی تعلیم اور دلچسپی کے مطابق ڈگری یا ڈپلومہ کا انتخاب کریں۔ انگریزی استعداد کو یہاں ضرور مدنظر رکھا جاتا ہے۔ داخلہ کے لئے عمر کی کوئی شرط نہیں۔

2 درخواست کے ساتھ جو دستاویز لگتے ہیں ان کو تیار رکھیں جن میں آپ کے تعلیمی سرٹیفکیٹ انگریزی زبان کی استعداد کا ثبوت جیسے یونیورسٹی سرٹیفکیٹ یا Toefl وغیرہ کا سرٹیفکیٹ پاسپورٹ سائز کا فوٹو تصدیق شدہ پاسپورٹ اور برتھ سرٹیفکیٹ کی نقول' اگر کوئی تجربہ ہو تو اس کا سرٹیفکیٹ اور ایمپلائرز سے ریفرنس وغیرہ۔

3 آپ کی درخواست وصول ہونے کے بعد مرکز داخلہ آپ کے تعلیمی کوائف کا جائزہ لے گا۔ اگر آپ کی درخواست منظور ہو گئی تو آپ کو داخلہ کی پیشکش کی چٹھی آئے گی جسے Offer of Place کہتے ہیں اور ساتھ آپ کو بتایا جائے گا کہ کس کورس میں کہاں داخلہ مل سکتا ہے اور یہ کہ آپ نے کتنی فیس کا چیک انہیں ارسال کرنا ہے۔ یہاں کے Anz بینک کی شاخیں کراچی اور اسلام آباد میں بھی ہیں۔

4 جب فیسوں کا چیک انہیں مل جائے گا تو آپ کو داخلہ مل جانے کی اطلاع دی جائے گی اس کو Confirmation of enrolmentform کہا جاتا ہے۔ اب اس کے بعد ویزا حاصل کرنے کا مرحلہ آئے گا۔

5 جب یہ کنفرمیشن کا خط آپ کو مل جائے تو اسے ویزا کی درخواست کے ساتھ لگا کر آسٹریلین ہائی کمشن اسلام آباد میں لے جائیں۔ درخواست کے ساتھ آپ کی یا آپ کے سرپرست کی آمد کے ذرائع کا ثبوت پچھلے چھ ماہ یا سال کی بینک سٹیٹ منٹ (یہ دیکھنے کے لئے کہ آپ کے پاس کورس پورا کرنے کے لئے رقم موجود ہے یا نہیں یعنی ٹیوشن اور رہائش کا خرچہ) پولیس رپورٹ' میڈیکل رپورٹ' پاسپورٹ' شناختی کارڈ' تعلیمی سرٹیفکیٹ وغیرہ لگیں گے۔

6 آپ کو جب ویزا مل جائے تو کورس شروع ہونے کے حساب سے ذرا پہلے یہاں آجائیں اور ہمارے مشن ہاؤس سے رابطہ کریں جس کا پتہ و فون حسب ذیل ہے۔ بہتر ہے چلنے سے پہلے اطلاع دے دیں۔

Baitul-huda 20 hollinsworth road marsden park nsw 2765 sydey 4521 61-2-9627 4514, 61-2-9838 1275 fax 61-2-96275303
PH: 61-2-9627

7 تعلیمی اغراض کے لئے جو ویزا ملتا ہے اس میں 20 گھنٹے فی ہفتہ کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ کام مل جانے کی صورت میں آٹھ سو ڈالر ماہوار تک کمائے جاسکتے ہیں۔ اگر اوروں کے ساتھ مل کر رہیں تو اخراجات پورے کر کے فیسوں کے لئے کچھ بچ بھی سکتا ہے۔ 20 گھنٹے سے زیادہ کام کریں یا نہ پڑھیں تو ویزا منسوخ ہو جاتا ہے۔

8 اگر بالفرض ویزا نہ ملے تو فیس واپس ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ کورس شروع ہونے سے پہلے ریفنڈ کی درخواست دی جائے۔ اگر ریفنڈ کی درخواست کورس شروع ہونے سے 28 روز پہلے دی جائے تو 90 فیصد ٹیوشن فیس ریفنڈ ہوتی ہے۔ ورنہ 80 فیصد۔ فیس داخلہ ریفنڈ نہیں ہوتی صرف ٹیوشن فیس ریفنڈ ہوتی ہے۔

سوال اگر آسٹریلیا سے منظور شدہ ڈگری یا ڈپلومہ کیا جائے تو کیا اس تعلیم کے پانے کے بعد اتنے Points مل سکتے ہیں کہ آسٹریلیا کی مستقل رہائش (Permanent Residence) مل سکے۔

جواب حال ہی میں حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو بین الاقوامی طلباء یہاں فیسیں ادا کر کے پڑھتے ہیں وہ پڑھائی مکمل کر کے اگر مستقل رہائش کی درخواست دیں تو وہ منظور کی جائے گی بشرطیکہ دوسری شرائط صحت و کیریکٹر وغیرہ کی پوری ہوں۔ آجکل تو یہی قانون ہے کل کا پتہ نہیں کیونکہ یہاں جلد جلد قوانین بدلتے رہتے ہیں۔ ضروری بات یہ ہے کہ آسٹریلیا سے حاصل کردہ کوئی بھی منظور شدہ ٹیکنیکل سرٹیفکیٹ ڈپلومہ ڈگری وغیرہ کے اتنے ہی Points ہوتے ہیں جتنے زیادہ سے زیادہ باہر کے کسی ملک سے کسی بھی تعلیم کے مل سکتے ہیں۔ یعنی خواہ باہر کا ایم ایس سی یا پی ایچ ڈی ہو اگر وہ منظور بھی کرلیں تو اس کے بھی اتنے ہی پوائنٹس ہیں جتنے یہاں کے سرٹیفکیٹ یا ڈپلومہ کورس وغیرہ کے۔ یہاں کی مستقل رہائش حاصل کرنے کے خواہشمندوں کے لئے یہ رستہ ہمیشہ کھلا رہا ہے اور امید ہے آئندہ بھی کافی عرصہ تک کھلا رہے گا۔ کورس کا کسی Trade میں ہونا ضروری ہے۔

سوال اگر کوئی آسٹریلیا پہنچ کر دیکھے کہ اس کے حالات ایسے نہیں کہ پڑھ سکے اور ویزا کی کیٹیگری تبدیل کرنے کے لئے درخواست دے تو کیا ہوتا ہے۔

جواب سب سے پہلے تو پاکستان سے حاصل کردہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کا بریڈ فورڈ میں خطاب

برطانیہ سے شائع ہونے والے اردو اخبار روزنامہ جنگ لندن نے بریڈ فورڈ میں پاکستان کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی ایک تقریب کی خبر شائع کی ہے اس تقریب کے مہمان خصوصی ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب تھے۔ یہ خبر ذیل میں شائع کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

پاکستان کی گولڈن جوبلی کے سلسلے میں جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ کی تقریب

بریڈ فورڈ۔ جماعت احمدیہ کے معروف شاعر اور صحافی نسیم سیفی نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں مقیم احمدی پاکستان کے سفیر کی حیثیت سے اس کے وقار' استحکام اور سلامتی کے لئے اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں اور احمدی ہمیشہ قیام پاکستان کی طرح استحکام پاکستان کے لئے اپنی خدمات جاری رکھیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ کے زیر اہتمام پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر منعقدہ تقریب سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک احمدیوں نے پاکستان کے لئے تمام شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں انہوں نے کہا کہ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی تحریک پر آکسفورڈ ڈکشنری سے پاکستان کا مطلب' ملک توڑنا ہے کا لفظ حذف کر دیا گیا امیر جماعت احمدیہ برطانیہ افتخار احمد ایاز نے کہا کہ

احمدیوں نے تحریک پاکستان سے لے کر استحکام میں ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں۔ جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ کے امیر باری ملک نے کہا کہ 14۔ اگست 1947ء کی صبح پاکستان کی آزادی کے اعلان کے پیچھے لاکھوں لازوال قربانیاں تاریخ کے اوراق پر محفوظ ہیں اس آزادی کے لئے ہمیں انگریزوں کے علاوہ ہندوؤں سے بھی لڑنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ تحریک پاکستان میں جماعت احمدیہ نے ناقابل فراموش جدوجہد کی۔ انہوں نے کہا جماعت احمدیہ کو سر ظفراللہ خان' ائیر مارشل ظفر چوہدری' ڈاکٹر عبدالسلام' (حکومت پاکستان کے سابق مشیر اقتصادیات) ایم ایم احمد' میجر جنرل افتخار جنجوعہ' جنرل ناصر احمد' آفتاب احمد خان جیسے بے شمار سپوتوں کی پاکستان کے لئے لازوال خدمات پر فخر ہے۔ لارڈ میئر کونسلر ٹونی کرن نے کہا نئی مملکت کا قیام آسانی سے نہیں ہوتا اسی طرح پاکستان کے قیام کے لئے تاریخی خدمات انجام دی گئیں انہوں نے بریڈ فورڈ میں پاکستانی کمیونٹی کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا اس موقع پر لارڈ میئر کو جماعت احمدیہ کی طرف سے دو سو پونڈ کا چیک پیش کیا گیا اس موقع پر

پنجاب اسمبلی کے سابق رکن چوہدری محمد اعظم' سعید احمد انور' غلام نبی ظفر نے بھی خطاب کیا

تقریب کا آغاز مشتاق احمد بٹ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا جبکہ اردو اور انگریزی میں ترجمہ ناصر احمد پال اور طاہر سلبی نے پیش کیا۔

(روزنامہ جنگ لندن 21۔ اگست 1997ء)

آپ کا خط ملا

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

الفضل میں آپ کا نوٹ۔ اسکی اشاعت کے بارہ میں بڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ آپ نے اپنے مضمون میں ذیلی تنظیموں سے یہ توقع کی ہے بلکہ ایک لحاظ سے ان کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگادی ہے کہ وہ اسکی اشاعت کو جماعت کی شان کے مطابق بڑھائیں۔ میرے نزدیک اپنی اس خواہش کو اگر آپ INFORMALLY پورا کرنے کا اہتمام کریں تو زیادہ مؤثر ہوگا۔ ان تنظیموں پر پہلے بہت سی ذمہ داریاں ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے وہ مثالی طور پر فعال ہیں۔ ان پر اضافہ اونٹ کی گردن پر ایک ایسا تنکا رکھنے کے مترادف ہوگا جو اسکی گردن کو (پیٹھ کو در حقیقت) توڑ دیگا۔ الفضل کی اشاعت کو وسعت دینا ایک ایسا فرض ہے۔ جسے ہر احمدی از خود خوشی سے پورا کرنا اپنے لیے موجب ثواب سمجھتا ہے۔ الفضل کا ایک منفرد مقام ہے۔ اسکے وقار اور تقدس کو ملحوظ رکھنا مخلصین جماعت کے دل و دماغ میں عقیدہ کی طرح موجود و محفوظ ہے۔ میں تو ایک لاشئی ہوں احقر العباد میں سے۔ سلسلہ کے معروف اور ممتاز بزرگوں کو اسکے لئے جدوجہد کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ جماعت کے نامور لکھاری کنور ادریس صاحب۔ ایئر مارشل (ر) ظفر چوہدری' حضرت صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب ایسے مشاہیر سلسلہ سے مضمون لکھنے کے لئے رابطہ رکھیں۔ رشید قیصرانی' پروفیسر ڈاکٹر پروازی' پروفیسر میاں محمد افضل یہ نابغہ روزگار ہیں۔ یہ اگر لکھتے رہیں اور علمی طبقہ کی علمی اور تعلیمی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ تو الفضل کی اشاعت دنوں میں ہی دگنی چوگنی ہو جائے گی۔ اسلئے میری گزارش ہے کہ آپ معروف و مقبول ادباء اور دانشوروں سے رابطہ کو مضبوط تر کریں۔ آپکا مسئلہ حل ہو جائیگا۔ ائمہ کرام کو جسقدر الفضل سے لگاؤ اور محبت ہے۔ اسکی ایک مثال مجھے کبھی نہیں بھولتی۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایک دفعہ (پرانی قادیان کے زمانہ کی بات ہے) بیمار تھیں۔ عیادت کے لئے میری اہلیہ محترمہ (امتہ الحی) حاضر خدمت ہوئیں اسی وقت اتفاق سے حضرت امام ثانی سیدہ محترمہ کے کمرہ میں تشریف لائے ہاتھ میں الفضل کا تازہ پرچہ تھا۔ جس میں ایک نظم چھپی تھی۔ حضرت صاحب کی۔ حضرت صاحب نے میری بیوی سے پوچھا۔ کہ کیا تم نے میری نظم پڑھی ہے۔ اور صحیح اندازہ لگا کر خود ہی فرمایا۔ کہ گھر میں الفضل کیوں نہیں لگاتیں۔ اپنے میاں سے کہو کہ بوسکی کی قمیض نہ پہنا کریں اور ان پر آنے والے خرچ کو بچا کر گھر میں الفضل لگوائیں۔

کانٹوں کا تاجِ سر نہ بناؤں تو کیا کروں
مقتل میں اپنے آپ نہ جاؤں تو کیا کروں

انگلی اٹھا کے میری طرف وہ خموش ہیں
وعدوں کے پھر فریب نہ کھاؤں تو کیا کروں

یخ بستہ ہو گئے مرے جذبات ہجر میں
میں آگ کے قریب نہ جاؤں تو کیا کروں

زنجیرِ پا ملی مجھے سوغات کی طرح
اب بھی اگر قدم نہ بڑھاؤں تو کیا کروں

وہ چھوڑ کر گیا ہے مگر روٹھ کر نہیں
میں بار بار اسے نہ بلاؤں تو کیا کروں

نااہل ہیں جو پیشہ ورانِ رفو گری
ئیں زخم زخم کو نہ چھپاؤں تو کیا کروں

دونوں جہاں اُسی کے بنائے ہوئے تو ہیں
دونوں جہاں سے دل نہ لگاؤں تو کیا کروں

وہ بُن رہے ہیں میرے لئے سازشوں کا جال
مخمل نہ ان کی رہ میں بچھاؤں تو کیا کروں

وہ تو گئے ہیں ایسے کہ شاید نہ آ سکیں
یادوں کے بھی دیئے نہ جلاؤں تو کیا کروں

اک عمر سے نسیم میری نیند اچاٹ ہے
ہر سونے والے کو نہ جگاؤں تو کیا کروں

نسیم سیفی

اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ

تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ محمد حسین۔لاہور

ممنونِ احسان

یہ جولائی و اگست 1947ء کی بات ہے حضرت امام جماعت الثانی قادیان دارالامان سے باؤنڈری کمیشن کے سلسلے میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی معاونت کی خاطر لاہور میں اس وقت کے امیر جماعت لاہور محترم شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان 13 ٹمپل روڈ پر عملے سمیت فروکش تھے۔ حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے سیاست دان حضرات کے علاوہ دور دراز سے جماعت کے امراء اور افراد جماعت اور غیر از جماعت افراد کا تانتا لگا رہتا۔ عبادات باجماعت ہوتیں۔ اور اکثر مجالس عرفان بھی ہوتی تھیں۔ پہرے کا خاطر خواہ انتظام تھا اور خاکسار کو یہ سعادت حاصل تھی کہ لاہور کی مجلس کی طرف سے خاکسار کو حضرت صاحب کے نزدیک ترین رہنے کی ہدایت تھی۔ عرفان اور وجدان اور محبت کی بارش کا سا سماں رہتا اور خوب مستفید ہونے کے مواقع ملتے رہے ہم نوجوانوں پر اس قدر وارفتگی کا عالم رہتا کہ ڈیوٹی ختم ہو جانے کے بعد بھی گھر جانے کو دل نہ چاہتا تھا۔ حضرت صاحب کے ساتھ آئے ہوئے یا حضرت صاحب کی ملاقات کے سلسلے میں آئے ہوئے بزرگوں کی صحبت میں بیٹھے رہتے۔ حضرت صاحب عام طور پر شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی میں ان کے آفس کے برابر والے کمرے میں تشریف فرما ہوا کرتے اور اسی کمرے میں ملاقاتیں فرماتے۔ جن بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملتا رہا ان میں محترم شیخ بشیر احمد صاحب کے والد محترم شیخ مشتاق حسین صاحب بھی تھے شیخ صاحب بھی شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی میں ہی رہتے تھے ان کو ہم پہلے بھی جانتے تھے کبھی کبھی دہلی دروازے کی بیت جو اس زمانے میں لاہور کی مرکزی بیت تھی میں خطبہ بھی ارشاد فرماتے۔ بڑی رقت اور سوز ان کی آواز میں تھا۔ اور حاضرین و سامعین پر بڑا اثر ہوتا۔ شیخ مشتاق حسین صاحب کا دستور یہ تھا کہ صبح ناشتے کے بعد آٹھ نو بجے گھر سے باہر آ جاتے اور اپنی کوٹھی کے گیٹ پر کرسی بچھا کر بیٹھ جاتے اخباروں کا مطالعہ کرتے رہتے ہر آنے جانے والے پر نظر بھی رکھتے اور جان پہچان والے لوگوں سے باتیں بھی کرتے بارہ ایک بجے کھانے کے لئے گھر کے اندر چلے جاتے اور شام 4-5 بجے پھر آ جاتے ہمیں ان کے پاس بیٹھنے کا خوب موقعہ ملتا اور دوستی سی ہو گئی تھی۔ ایک دن کہنے لگے کہ یہ سول ملٹری گزٹ اخبار پڑھ کر سناؤ۔ میں نے کہا میں نے تو میٹرک ہی کیا ہے اور ابھی ایف اے میں داخلہ بھی نہیں لیا میں تو یہ اخبار پڑھ نہیں سکتا کہنے لگے کہ انگریزی اخبار پڑھنا بہت ضروری ہے ایک تو ان میں خبریں ٹھیک ہوتی ہیں۔ دوسرے انگریزی زبان پر عبور حاصل رہتا ہے پھر کہنے لگے کہ میں تمہیں ایک ترکیب بتاتا ہوں اور کہا کہ ہر ہفتے میں ایک دفعہ سول ملٹری گزٹ اخبار خرید لیا کرو۔ اس کا اداریہ ڈکشنری کی مدد سے پڑھا کرو مشکل الفاظ الگ کاغذ پر نوٹ کر لیا کرو۔ دوسرے روز پھر وہی پڑھا کرو۔ دوسرے دن اور بعد میں ڈکشنری کو بار بار کھول کر الفاظ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں پڑے گی جو تم نے پہلے الگ کاغذ پر لکھے تھے ان کو ہی دیکھ لیا کرو چار پانچ روز ایک ہی اداریہ پڑھ لینے سے بہت سے الفاظ اور معانی اور ترکیبیں یاد ہی ہو جائیں گی۔ اس کے بعد کم از کم دو دفعہ اس اداریئے کو اپنی یادداشت کے زور پر لکھ لیا کرو۔ مجھے ان کی یہ بات بہت پسند آئی۔ آہستہ آہستہ اداریئے پڑھنا سمجھنا اور پھر ان کو اپنے طور پر لکھنا آسان ہو تا گیا۔ حالات حاضرہ کے تازہ ترین تجزیئے جنرل نالج میں اضافے کا باعث بنے۔ پھر اداریئے پڑھنے کی ایسی عادت پڑ گئی کہ اب بھی ریٹائرمنٹ کے بعد رات کے وقت سونے سے پہلے میں اداریئے ضرور پڑھتا ہوں۔ محترم مشتاق حسین صاحب نے جو نسخہ مجھے 1947ء میں بتایا تھا اس کا خاطر خواہ فائدہ ایف اے اور پھر بی اے کے امتحانوں میں تو جو ہوا سو ہوا بعد میں ساری عمر ملازمت کے دوران بہت ہی فائدہ ہوا محکمے میں میری ڈرافٹنگ کا بڑا چرچا رہا۔ میری پوسٹنگ تو لاہور میں تھی لیکن جب کبھی بہت اہم اور اونچے لیول کی میٹنگ پشاور یا کراچی میں ہوتی تو خاص طور پر میٹنگ کی کارروائی نوٹ کرنے کے لئے مجھے لاہور سے بلوایا جاتا۔ اور میں سٹینو کو ڈکٹیشن دے کر 60-50 صفحوں پر مشتمل رپورٹ بہت ہی قلیل وقت میں تیار کر لیا کرتا جسے بہت ہی پسند کیا جاتا۔

جب بھی میں اپنے محسن شیخ مشتاق حسین صاحب کو یاد کرتا ہوں تو ان کے لئے دعا ضرور کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

ممنون احسان کے عنوان کے تحت بہت ہی اچھے اچھے ایمان افروز واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں میں مندرجہ بالا واقعہ صرف ممنون احسان ہونے کے اظہار کے لئے ہی نہیں لکھ رہا بلکہ اس لئے بھی کہ شاید قارئین میں سے کوئی اس نسخے کو پسند کرے اس پر عمل کر کے مستفید ہو اور صدقہ جاریہ رہے۔

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"میرا خیال ہے کہ الہامی کتابوں میں جب کوئی ایسی مثال ہو جو ادبی نہ ہو۔ بلکہ اس میں کسی باریک مضمون کی طرف اشارہ ہو تو اس کی حقیقت معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ اپنی عقل سے کام لینے کی بجائے ہم تعبیر رویاء کے علم سے مدد لیں کیونکہ خواب بھی ایک تمثیلی زبان ہے اور ضروری ہے کہ دونوں قسم کی تمثیلیں جن کا منبع ایک ہے آپس میں مشابہت رکھتی ہوں۔

تعارف دینی کتب

انتصار احمد نذر مربی سلسلہ

اِعلامُ المُوَقِّعین عن ربِّ العالمین

مصنف امام ابن قیم (شمس الدین محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیہ 691ھ - 751ھ)

مشہور امام علامہ ابنِ قیم ابن تیمیہ کے شاگرد تھے اور مذہباً حنبلی تھے اس مذہب کے فقہ کی تدوین میں آپ کو غیر معمولی مقام حاصل ہے۔

اس کا موضوع مسائل فقہ نہیں بلکہ اصول ہے مسائل فقہ کی بنیاد بننے والے امور پر بحث ہے ابتداء میں مختصر تاریخ فقہ بھی بیان کی ہے کہ اس کے بغیر فقہ کو سمجھنا ممکن نہیں مختلف شہروں مثلاً کوفہ، بصرہ، بغداد، مکہ اور مدینہ میں پرورش پانے والے مختلف طبقات فکر اور مسائل فقہ پر ان کی آراء میں اختلافات اور اس کی اصلیت کا بھی بیان ہے۔

یہ تصنیف تین اجزاء پر مشتمل ہے حنبلی فرقہ کی طرف منسوب ہونے کے باوجود مصنف کا دامن فکر تنگ، نظری اور گروہی تعصب سے بالا نظر آتا ہے آپ نے ایک مجتہد اور مفکر کی حیثیت سے ہر مکتبہ فکر کی رائے کو پرکھا ہے اور جو رائے درست اور صائب نظر آئی ہے اس کی تعریف و تائید کی ہے مگر جو نظریہ آپ کو غلط معلوم ہوا اس کی نہ صرف واضح طور پر مخالفت کی ہے بلکہ اس کے رد میں خوب دلائل بھی دیئے ہیں۔

ابن قیم کی اس تصنیف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دوسری عام فقہی کتب کی طرح اس کے مطالعہ سے انسان اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے بے جا طول اور پیچیدہ مباحثات سے اجتناب کیا ہے۔

آپ نے تقلید اور مقلدین کے خلاف بحث کی ہے اور متعدد کبار ائمہ کے اقوال سے یہ ثابت کیا ہے کہ تقلید کو علم کہا جا سکتا ہے نہ مقلد کو عالم آپ نے محض شرعی احکام بیان نہیں کئے بلکہ نہایت موثر پیرایہ میں ان کی حکمت اور فلاسفی پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ عقوبات کے متعلق آپ نے لکھا ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کی رحمت و شفقت کا ہی ایک حصہ ہیں آپ نے بڑے زور کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ شریعت میں اجتہاد فکر کا دروازہ آج بھی کھلا ہے۔ قیاس کے بارے میں آپ کا خیال یہ ہے کہ یہ صرف اسی صورت میں جائز ہے جب کوئی اور ذریعہ باقی نہ رہے آپ فرماتے ہیں کہ قیاس کے متعلق امام الشافعی کا یہ قول مدنظر رکھنا چاہئے کہ قیاس کی اجازت صرف مضطر کے لئے ہے جیسے اسے سخت ضرورت کے وقت مردار اور خون کھانے کی اجازت ہے۔

حال ہی میں دارالفکر بیروت لبنان کی طرف سے اسے دو جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ دو جلدیں دراصل چار حصوں پر مشتمل ہیں۔

یادرفتگان

طاہرہ نسیم اور فوزیہ عزیز

محترم چوہدری خالد نعیم صاحب

ہمارے پیارے بھائی چوہدری خالد نعیم صاحب ابن چوہدری عبدالرحمٰن صاحب عزیز سابق امیر جماعت احمدیہ پاکپتن حال صدر جماعت احمدیہ رجانہ مورخہ 97-8-11 کو ساہیوال سے فیصل آباد جاتے ہوئے راستہ میں حادثہ میں وفات پا گئے۔ چوہدری فتح محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر اور صدر جماعت احمدیہ L-12/96 کے پوتے اور حکیم یوسف علی صاحب صدر جماعت احمدیہ رجانہ کے نواسے تھے۔ آپ بڑے ملنسار اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ جس سے ایک بار مل لیتے تھے۔ وہی بھائی جان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ بڑے مہمان نواز تھے۔ بلا تمیز ہر کس و ناکس کے کام کرنے میں عار نہ سمجھتے تھے۔ بیماروں کی تیمارداری اور خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کئی دفعہ خون کا عطیہ بھی دے چکے تھے۔

کراچی میں بارہ سال گزارنے کے بعد واپس رجانہ آ گئے۔ ڈش کے لئے اباجی کو کہہ کر مرکز سے امداد لے کر ڈش لگوائی۔ اور وعدہ کیا کہ کام چل جانے پر مرکز کی رقم واپس کر دوں گا۔ 25۔ دسمبر 95ء کو چچا جان جو ان کے سسر بھی ہیں اور چوہدری عبدالقدیر اسیر راہ مولیٰ کے والد ہیں پر فالج کا حملہ ہوا۔ تو فوری طور پر بچوں کے ساتھ ساہیوال چلے گئے۔ اور ان کے معاون بن گئے۔ فیصل آباد میں ریسٹورنٹ بنا کر اپریل 97ء میں کام شروع کیا۔ ابھی ریسٹورنٹ کا کام مکمل نہ ہوا تھا کہ آپ انتقال فرما گئے۔ غریب کا کام کر کے خوش ہوتے تھے۔

اپنے بچوں کے علاوہ دوسرے بچوں سے بھی بہت پیار کرتے تھے۔ کبھی ماتھے پر بل نہ دیکھا۔ بچوں کی ہر خواہش کو پورا کرتے تھے۔ ابو کا بہت خیال رکھتے تھے۔

سلسلہ کے نمائندگان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور خدمت کر کے خوش ہوتے تھے خدام الاحمدیہ کے اجلاسات میں شریک ہوتے عبادت کے لئے جاتے ہوئے اور واپسی پر احباب کو اپنی کار میں بٹھا لیتے اور ان کے گھروں پر چھوڑ آتے۔ خاص طور پر عید کی عبادت کے لئے جانے اور آنے والوں کو لفٹ دیتے۔ آپ نے کراچی سے ہومیو پیتھک کا 4 سالہ کورس نمایاں کامیابی سے پاس کیا۔ ہومیو ادویات کا کافی ذخیرہ گھر پر رکھا ہوا تھا۔ مریضوں کو مفت دوائی دیتے تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 37 برس تھی۔

بھائی جان کے اپنے پیچھے بیوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا جن عمر 3 سال 4 سال اور 5 سال ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بھائی ایک بہن مریض والدین اور مریض چچا اور چچی چھوڑے ہیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے اور پس ماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بھارت پاک مذاکرات

سیکرٹری وزارت خارجہ پاکستان شمشاد احمد نے لاہور پہنچنے پر کہا ہے کہ جموں و کشمیر کے سلسلے میں بھارت کی طرف سے اسلام آباد کے طے شدہ معاہدے سے ہٹ جانے کے باعث نئی دہلی کے مذاکرات بے نتیجہ رہے ہیں۔ انہوں نے نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مذاکرات کے تیسرے دور میں بھارت پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ جموں و کشمیر کا مسئلہ طے ہوئے بغیر ہم کسی قسم کی مفاہمت میں آگے نہیں بڑھ سکتے۔

اصل میں بھارت کے طرز عمل کے نتیجہ میں یہ انجام پہلے ہی واضح ہو چکا تھا۔ وزیر اعظم بھارت آئی۔ کے۔ گجرال نے اس دوران جو بیانات دئے انٹرویو دئے ان میں انہوں نے بھی اپنی طرف سے جموں و کشمیر کے سلسلے میں کوئی بات ڈھکی چھپی نہ رکھی تھی۔ اور اس پر مزید کنٹرول لائن پر گولہ باری کر کے عملی طور پر اس بات کی توثیق کر دی کہ بھارت دوسرے دور میں کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ ان مذاکرات میں بے حد دلچسپی رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ یہ دونوں ملک ایک دوسرے سے تعلقات استوار کریں۔ لیکن جموں و کشمیر کا مسئلہ ایسا ٹیڑھا مسئلہ ہے جس پر دونوں ملکوں کے عوام جذباتی حد تک ملوث ہیں۔ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم امریکہ میں پھر ملاقات کر رہے ہیں۔ اور دونوں طرف سے اس ملاقات پر صاد کرنے کے باوجود بہت کم امید ہے کہ اس مسئلہ کا حل ایسی ملاقاتوں سے ڈھونڈا جاسکے۔

○○○

ویلز میں ریفرنڈم

پچھلے دنوں یو۔ کے کے علاقہ سکاٹ لینڈ میں ایک ریفرنڈم کروایا گیا تھا جس میں سکاٹ لینڈ کے لوگوں نے بھاری اکثریت سے سکاٹ لینڈ کے لئے علیحدہ پارلیمنٹ کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ اب اسی طرح کا ریفرنڈم یو۔ کے۔ کے علاقہ ویلز میں بھی کروایا گیا ہے یہاں بھی نتیجہ مثبت رہا ہے لیکن سکاٹ لینڈ کے برخلاف یہاں یہ فتح بہت تھوڑے فرق سے ہوئی ہے۔ ویلز کی کل آبادی 35 لاکھ ہے جس میں سے ووٹروں کی تعداد 22 لاکھ ہے ان میں سے صرف 50 فی صد نے ووٹ ڈالے 559419 ووٹروں نے حق میں اور 552698 ووٹروں نے اس کے خلاف ووٹ دئے۔ بہرحال برتری کتنی بھی تھوڑی ہو اب یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ ویلز کو بھی سکاٹ لینڈ کی طرح جزوی خود مختاری مل جائے گی اس کی ایک علیحدہ پارلیمنٹ ہو گی۔ لیکن سکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ کے برعکس ویلز کی پارلیمنٹ فی الحال نہ تو قوانین پاس کر سکتی اور نہ ہی کسی قسم کا ٹیکس لگا سکتی ہے۔ گویا یہ پارلیمنٹ ہمارے صوبوں کی اسمبلوں سے بھی زیادہ بے اختیار ہو گی۔ فی صد کے حساب سے 50.3ء فی صد لوگوں نے حق میں اور 49.7ء فی صد لوگوں نے خلاف ووٹ دیا۔ اور ہاں میں ووٹ دینے والوں کو صرف 6721 ووٹ ملے۔ یاد رہے کہ 1979ء میں بھی محدود ہوم رول کے لئے ایک ایسی ہی تجویز پر رائے شماری کروائی گئی تھی لیکن اس وقت 75 فی صد لوگوں نے برطانیہ کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی تھی۔

سکاٹ لینڈ اور ویلز کے ریفرنڈم کے نتیجہ میں برطانیہ میں وقت گزرنے کے ساتھ لندن کی مرکزی حکومت کے اختیارات میں کمی ہو گی اور لوکل اور علاقائی معاملات ایسی پارلیمنٹیں خود ہی نبٹایا کریں گی۔ لیبر پارٹی نے اس بات کا وعدہ اپنے منشور میں کیا ہوا تھا اور مسٹر بلیئر وزیر اعظم انگلستان نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ انہیں اپنے منشور پر عمل کرنے کے لئے لوگوں کی طرف سے تعاون ملا ہے۔ حکومت برطانیہ نے ویلز کو 1536ء میں برطانیہ میں ضم کیا تھا۔ اور اب 461 برس کے بعد یہ ویلز کی پہلی پارلیمنٹ ہو گی۔ فی الحال یہ پارلیمنٹ صرف تعلیم صحت زراعت اور سماجی شعبوں پر مختص کے گئے گیارہ ارب ڈالر خرچ کر سکے گی۔

○○○

وزیر اعظم انگلینڈ کی اصلاحات کی مہم

سکاٹ لینڈ اور ویلز میں ریفرنڈم کی کامیابیوں نے انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر کے لئے انگلستان کی پالیٹکس اور سوسائٹی کی اصلاح کے لئے اپنی تجویزوں کو بروئے کار لانے کے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں اس وقت مغربی جمہورتیوں میں انگلستان سب سے زیادہ مرکزیت کی حامل حکومت ہے۔ لیکن ان کامیابیوں کے بعد مسٹر بلیئر جو اصلاحات کرنے چاہتے ہیں وہ انگلستان کی دستوری اصلاحات میں 300 برس کے عرصہ میں سب سے بڑا انقلابی قدم ہو گا۔ 1707 میں ایکٹ آف یونین پاس کیا گیا تھا جس کی رو سے سکاٹ لینڈ اور انگلینڈ کو ایک کر دیا گیا تھا۔ اور یہ تبدیلی اس ایکٹ میں زبردست تبدیلی کی حامل ہو گی۔ ویلز کی اسمبلی جو کہ 60 ممبروں پر مشتمل ہو رہی گی۔ 1999ء میں اپنا کام شروع کرے گی۔ اور سکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ جس کے 129 ممبر ہوں گے 2000ء میں کام شروع کرے گی۔

ویلز کی اسمبلی کے پاس محدود اختیارات ہوں گے اس کو صرف لوکل معاملات پر اختیار ہو گا اور سات بلین ڈالر کا بجٹ جو پہلے مرکزی حکومت کے تحت ویلش آفس خرچ کیا کرتا تھا اب اس اسمبلی کو دے دیا جائے گا اور وہ اس کو جہاں مناسب سمجھے گی خرچ کرے گی جبکہ سکاٹ کی پارلیمنٹ ٹیکس بھی لگا سکے گی اور قانون سازی بھی کر سکے گی۔

اسی طرح نادرن آئرلینڈ میں بھی اگلے سال مئی میں ریفرنڈم کروایا جائے گا۔ جو کہ اس وقت جاری گفت و شنید کے بعد ہو گا۔ یہ گفت و شنید صوبے کے مستقبل کے سلسلے میں ہو رہی ہے۔

مسٹر بلیئر کا خیال ہے کہ اگلے سال ہاؤس آف لارڈز میں بھی اصلاحات کی جائیں اور اس میں وراثتی طور پر بننے والے لارڈز کے ووٹ دینے کے حق کو منسوخ کر دیا جائے۔ اسی طرح کی اور بھی کئی اصلاحات ہیں جو مسٹر بلیئر لانا چاہتے ہیں لیکن ان پر ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا اور بات چیت جاری ہے۔

○○○

چین میں اہم تبدیلیاں

چین کی 15 ویں کیمونسٹ پارٹی کانگریس 18۔ ستمبر کو اختتام پذیر ہوئی۔ اس کانگریس میں جو فیصلے کئے گئے ان میں سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ چین کے موجودہ صدر جیانگ زیمن پہلے سے بھی زیادہ طاقت ور ہو کر ابھرے ہیں۔ ان فیصلون کے مطابق ان کو ملک کی صدارت کے علاوہ پارٹی کا سیکرٹری جنرل بنا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کو ملکی طور پر طاقتور سنٹرل ملٹری کمیشن کے چیئرمین کا عہدہ بھی دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے کئی مددگاروں کو بھی سات ممبروں پر مشتمل پولٹ بیورو کی سیٹنڈنگ کمیٹی کو بھی منتخب کروایا ہے۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس پولٹ بیورو سے ملٹری کے ممبروں کو ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ جو دو فوج کے ممبر ریٹائر ہوئے تھے ان کی جگہ دوسرے ممبروں کو نامزد نہیں کیا گیا۔ اور اب یہ پولٹ بیورو سات ممبروں پر ہی مشتمل ہو گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کی طرح اب فوج بادشاہ گر کا رول ادا نہیں کر سکے گی جیسا کہ وہ 1949ء سے کرتی رہی ہے۔

ان اقدامات کے نتیجہ میں جیانگ کو اپنی اصلاحات اور پالیسیوں کو بروئے کار لانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ یہ پالیسیاں ان کے اپنے لیڈر ڈنگ زیاؤپنگ نے شروع کی تھیں جن کو اب اس کانگریس میں عظیم لیڈر کا درجہ دے دیا گیا۔

ترجمہ احمد طاہر مرزا

FBI کے 10 ٹاپ ٹین عالمی مجرم

ماہ اگست 1997ء میں FBI کی طرف سے 10 عالمی دہشت گردوں کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ لامن خلیفہ فیمہ Lamen Khalifa Fhimah

اس مجرم کا تعلق لیبیا سے ہے اور مسلمان ہے۔ اس کے بارہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ لیبین ایجنٹ ہے۔ اس پر الزام ہے کہ 1988ء میں اس نے پین امریکن 103 جہاز میں بم چلایا تھا۔ تاحال گرفتار نہیں ہو سکا۔

2۔ وکٹر مینول جریتا

Victor Manuel Gerena اس نے 1983ء میں ویسٹ ہاٹ فورڈ کمپنی West Hoford conn جو کہ سیکورٹی کمپنی ہے میں 7 ملین ڈالر کا ڈاکہ ڈالا تھا تاحال گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

3۔ گلن سیٹوارٹ گاڈون۔ Glen Stewort Godwin

اس قاتل مجرم کا تعلق ان تین افراد سے ہے جو کہ امریکی ریاست کیلی فورنیا کی (فالسم) Folsom جیل سے فرار ہوا تاحال مفرور ہے۔

4۔ میر ایمل کانسی۔ Mir Amil Kansi

اس پاکستانی مجرم کو جون میں پاکستان سے گرفتار کر لیا گیا ہے اس پر الزام ہے کہ اس نے CIA کے 2 ملازمین کو Langley ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے باہر گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا (آج کل ایمل کانسی کا اخبارات و رسائل میں خاصا چرچا ہے۔)

5۔ عبد الباسط علی المغراہی۔ Abdul Basit Ali Al-Megrahi

یہ ایک لیبین ایجنٹ ہے اس نے بھی ایک دوسرے پین امریکن 103 پر حملہ کیا تھا تاحال گرفتار نہیں ہوا۔

6۔ آگسٹن وسکوئز منڈوزا۔ Augustin Vasquz Mendoga

1994ء میں اریزونا Arizona ریاست میں ہونے والے ایک قتل میں ملوث ہے اور مفرور ہے۔

7۔ تھنگ تھن نگوین Thang Thanh Ngugen

1992ء میں نیویارک میں اس نے ایک ویت نامی تاجر کو قتل کیا تھا۔ تاحال مفرور ہے۔

8۔ اینڈریو فلپ کنان۔ Andrew Philip Cunanan

گزشتہ سے پیوستہ ہفتہ یہ مردہ پایا گیا ہے اس پر پانچ افراد کے قتل کا الزام تھا بشمول گی انی ورساز جو جولائی 97ء میں قتل ہوئے ہیں (گی انی Ginanni دنیا کے مشہور ڈیزائنر تھے)

9۔ آر تھرلی واشنگٹن جونیئر۔ Arther Lee Washington Jr.

اس کا تعلق سیاہ فام انتہا پسندوں کے ایک گروپ سے ہے۔ اس پر یہ الزام ہے کہ اس نے 1989ء میں نیو جرسی ریاست (New Jersey) کے ایک فوجی کو قتل کیا تھا۔ تاحال مفرور ہے۔

10۔ ڈونلڈ یوجین ویب۔ Donald Eugene Webb

زیورات چوری کرنے میں یہ شخص خاصی مہارت رکھتا ہے 1980ء میں اس نے پینسلوینیا Pennsylvania کے ایک پولیس چیف کو گولی مار کر قتل کیا تھا اور پھر غائب ہو گیا۔ تاحال مفرور ہے۔

اوپر دی گئی فہرست میں تین مجرم / ملزم مسلمان ہیں ایک پاکستانی اور دو کا تعلق لیبیا سے ہے ایک چینی ہے جبکہ باقی کا تعلق امریکہ سے ہے۔

(بشکریہ دی نیوز ویک 4۔ اگست 97ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم نصیر احمد شاہین صاحب ابن مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ہڈیارہ ضلع لاہور کی شادی مورخہ 14- ستمبر 1997ء کو منعقد ہوئی۔ بارات ہڈیارہ سے قصور گئی قبل ازیں ان کا نکاح عزیزہ صفیہ صاحبہ بنت مکرم طاہر محمود صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع قصور مقیم ہالینڈ کے ساتھ ہوا تھا۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم مربی صاحب نے دعا کروائی۔ دوسرے روز ہڈیارہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم فرید احمد خرم صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کو مورخہ 10- ستمبر 1997ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "سمیع اللہ" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کاہلوں حال جرمنی کا پوتا اور مکرم چوہدری نواب دین صاحب تمال ضلع گجرات حال کینیڈا کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر نیک خادم دین بنائے

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید سعید الحسن صاحب مربی سلسلہ وہاڑی کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ بفضل تعالیٰ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم سید حمید الحسن صاحب آف ہمبرڈیال کا پوتا اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گجر سابق معلم وقف جدید کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک و خادم دین بنائے۔

○ مکرم معراج احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ ولد منظور احمد ابڑو صاحب بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز کا نکاح بھمراہ ریحانہ قمر ابڑو صاحبہ بنت مکرم انور حسین ابڑو صاحب آف انور آباد (لاڑکانہ) بیت الحمد انور آباد میں مورخہ 97-9-1 کو مکرم نعمت اللہ گورگیج معلم اصلاح و ارشاد نے بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف مینیجمنٹ سائنسز۔ یونیورسٹی آف ایرڈ (ARID) ایگریکلچر نے BBA اور MBA پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ فارم 250 روپے کے عوض یونیورسٹی واقع مری روڈ راولپنڈی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ سے قبل انٹری ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ انٹری ٹیسٹ فیس 500 روپے ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 4- اکتوبر 97ء ہے۔
(بحوالہ "جنگ" 97-9-18)
(نظارت تعلیم)

احباب جماعت سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں ایک ماہ باقی رہ گیا ہے احباب سے ضروری درخواست ہے کہ اپنا چندہ تحریک جدید جن کے ذمہ باقی ہے ادا کرکے رضاء الٰہی حاصل کریں عہدیداران بقایاداروں کی فہرستیں تیار کرکے گھر گھر جاکر چندہ تحریک جدید کی وصولی کریں اور وصول شدہ رقم جلد از جلد مرکز روانہ کردی جائے۔ اور یہ تسلی فرمالیں کہ کوئی فرد بھی بقایادار نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصا اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کرکے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کرکے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔
(سیکرٹری بیوت الحمد)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

○ امتحان سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر 97ء) کا نصاب یہ ہے۔

1۔ کلام الٰہی جزء نمبر 15 نصف آخر
2۔ کتاب "پیغام صلح" از روحانی خزائن جلد نمبر 23
3۔ کتاب "عرفان الٰہی" از حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔

امتحان سہ ماہی سوم 28- ستمبر 97ء (بروز اتوار) منعقد ہو گا۔ مجالس کو پرچے بھجوائے جا رہے ہیں۔ مجالس اپنی سہولت کے تحت قریب کا کوئی اور دن بھی مقرر کرسکتی ہیں۔ اس امتحان میں اپنی مجلس عاملہ کے تمام اراکین کو شامل کریں۔ اور کم از کم پچاس فیصد انصار ضرور شامل ہوں۔

معقول تعداد میں جتنے پرچے حل ہو جائیں وہ فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔ باقی پرچے بعد میں ساتھ ساتھ قسط وار ارسال کرتے رہیں۔ بہت تاخیر سے آنے والے پرچے اس نتیجہ میں شامل نہیں ہو سکتے جس کا اعلان اخبار الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں کیا جاتا ہے۔ تاہم امتحان میں پاس ہونے والے جملہ انصار کو سندات بھجوا دی جاتی ہیں۔
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 29- اگست 1997ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 29- اگست کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔
(وکیل الدیوان- تحریک جدید ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 25- ستمبر 1997ء

12-00	رات- اردو کلاس۔
1-00	المائدہ- ڈوگ تنس۔
1-45	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00	ترکی زبان سیکھئے۔
3-30	عربی پروگرام۔
4-05	تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30	چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-00	لقاء مع العرب۔
6-00	کینیڈین ہورائزن۔
7-00	اردو کلاس۔
8-00	ترکی زبان سیکھئے۔
8-30	عربی پروگرام- قصیدہ- نظم۔
8-45	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05	تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30	چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00	سندھی پروگرام- خطبہ فرمودہ 96-1-12 کا ترجمہ۔
12-00	(دوپہر) کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ-14
1-00	لقاء مع العرب۔
2-00	اردو کلاس۔
3-00	المائدہ- ڈوگ تنس۔
3-30	حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات سیشن 36- (1994-7-13) حصہ اول۔
4-05	تلاوت- خبریں۔
4-30	ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00	انڈونیشین پروگرام۔
6-00	بنگالی پروگرام۔
7-00	ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت صاحب۔
8-00	لقاء مع العرب۔
9-00	رشین پروگرام۔
10-05	تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30	چلڈرنز کارنر۔
11-00	جرمن سروس۔

بازیافتہ پرس

○ ایک عدد چھوٹا پرس ملا ہے۔ جس کا ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کرسکتا ہے۔
(صدر عمومی)

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 3

ویزا منسوخ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی 20 گھنٹے ہفتہ کام کرنے کی اجازت بھی ختم ہو جاتی ہے اور نہ اسے حکومت سے کوئی وظیفہ یا مدد ملتی ہے جیسے کینیڈا یا جرمنی میں ملتی ہے۔ البتہ اسے ایک Bridging Visa ملتا ہے جس سے اسے ویزا کی نئی قسم کے فیصلہ تک آسٹریلیا میں رہائش کی اجازت مل جاتی ہے لیکن کام کی اجازت اسی وقت ملتی ہے جب پاکستان سے حاصل کردہ ویزا کی مدت ختم ہو۔ اگر ویزا تین ماہ کا ہو تو اس کے خاتمہ پر کام کی اجازت مل جاتی ہے اور اگر دو سال کا ہو تو اس عرصہ کے خاتمہ تک کام کرنے کی اجازت کا انتظار کرنا ہو گا۔ اگر یہاں کسی کے مدد کرنے والے ہوں اور وہ خود بھی ہاتھ پاؤں مارنے والا ہو تو جیسے تیسے وقت گزر ہی جاتا ہے بس اللہ ہر جگہ رازق ہے۔ خلاصہ یہی ہے کہ اگر خدا توفیق دے تو آسٹریلیا سے حاصل کی ہوئی تعلیم مستقبل میں بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اور آسٹریلیا کی مستقل رہائش حاصل کرنے کے لئے یہ عمدہ جائز طریق ہے۔

خبریں

ربوہ : 24 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 52 ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جنوبی ایشیا میں قیام امن کے لئے بھارت کو عدم جارحیت کے معاہدے کی پیشکش کی ہے اور تمام امن پسند اقوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعات بالخصوص مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے اپنا کردار ادا کریں انہوں نے کہا کہ میں بھارت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ علاقہ کے عوام کو غربت کی زندگی سے نکالنے کے لئے ہمارے ہاتھوں میں ہاتھ دے مگر ایسا اسی وقت ممکن ہے جب چپقلش کی وجوہات ختم ہوں۔ مسئلہ کشمیر حل کرکے ہی کشیدگی ختم ہوگی۔ پاکستان اقوام متحدہ کی طرح اصلاحات کے عمل سے گزر رہا ہے۔ ہم اسلام کے زریں اصولوں سے رہنمائی لے رہے ہیں ورثہ میں ملے مسائل حل کرنے کے لئے خصوصی اقدام کئے ہیں۔

○ وزیراعظم نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شملہ معاہدے کے تحت بھی بھارت تنازعہ کشمیر کے حتمی فیصلے پر متفق ہو چکا ہے۔ پاکستان پر مقبوضہ کشمیر میں مداخلت کا الزام درست ہے تو بھارت اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کو آنے کی اجازت دے۔ چھ لاکھ سے زائد بھارتی فوجی کشمیری عوام پر مظالم کے پہاڑ ڈھا رہے ہیں۔ زیر حراست ہلاکتیں، اغوا اور بلا جواز گرفتاریاں معمول بن چکی ہیں۔

○ اقوام متحدہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان نے کہا کہ ہم ایٹمی پروگرام پر سودے بازی نہیں کریں گے۔ پاکستان میں سیاسی استحکام آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی صدر نے ایف 16 طیاروں کا معاملہ طے کرانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ بھارت مذاکرات سے فرار چاہتا ہے۔ دہلی کے حالیہ مذاکرات سے مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہوئے۔

○ امریکی صدر بل کلنٹن نے وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمہوریت انسانی حقوق اور اقتصادیات کو فروغ دیں اور دہشت گردی اور منشیات کی سمگلنگ کے خلاف لڑائی میں تعاون کریں۔

○ امریکی صدر نے بھارتی وزیراعظم سے ملاقات کے دوران کہا ہے کہ پاکستان سے کشیدگی ختم کریں جس پر ... اب میں اندر کمار گجرال بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ وقت لگے گا۔

○ امریکی صدر اور وزیراعظم پاکستان نے سلامتی کونسل کی ایشیائی نشست پر پاک بھارت دوڑ پر کوئی گفتگو نہیں کی۔

○ وزیراعظم پاکستان امریکہ سے واپسی پر لندن میں دو روزہ قیام کے دوران ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین سے بھی ملاقات کریں گے۔ ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو لندن طلب کر لیا گیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے پاکستان، ایران اور بھارت سے کہا ہے کہ وہ افغانستان میں خونریزی روکنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے سلامتی کونسل کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پرانے مسئلے یعنی کشمیر کا حل نہ ہونا بھی مایوس کن ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ ادارے کو دیوالئے سے بچانے کے لئے بقایا جات فی الفور ادا کر دے۔

○ بی بی سی ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق وزیراعظم پاکستان اور بھارتی وزیراعظم اندر کمار گجرال کے درمیان ملاقات ہو گئی ہے۔ یہ ملاقات بھارت کے وزیراعظم اندر کمار گجرال کے کمرے میں ہوئی۔ نامہ نگار نے بتایا ہے کہ دونوں وزراء اعظم کے درمیان ہونے والی بات چیت کس موضوع پر ہوئی اس کا کمرے سے کچھ باہر آنا بہت مشکل دکھائی دیتا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکمران جنگ کی دھمکیاں دینے والوں کو عدم جارحیت کی پیشکش کر رہے ہیں سی ٹی بی ٹی اور ایٹمی پروگرام پر امریکی خواہشات کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔ نواز شریف کا دورہ امریکہ ہنی مون کے سوا کچھ نہیں۔

○ بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے نئے وزیر اعلیٰ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے اہم رہنما کلیان سنگھ نے ایک بار پھر اجودھیا میں بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز میں ہمیں اقتدار ملنے پر تمام بھارت سے مساجد کا صفایا کر دیا جائے گا۔ تاہم مرکزی حکومت نے یوپی کی انتہا پسند حکومت کو وارننگ دی ہے کہ وہ بابری مسجد کی جگہ مندر بنانے سے باز رہے اگر ایسا کرنے کی کوشش کی گئی تو مرکزی حکومت خاموش تماشائی نہیں بنے گی۔

○ چین کے وزیراعظم لی پنگ نے مغربی طاقتوں پر الزام لگایا ہے کہ سرد جنگ کے بعد مغربی طاقتیں ترقی پذیر ملکوں کو نظرانداز کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ چھوٹے ملکوں کی تعمیر و ترقی سے ہاتھ کھینچنے سے عالمی امن کو خطرہ ہو گا۔ وزیراعظم چین نے یہ باتیں ہانگ کانگ میں ہونے والے عالمی بینک کے اجلاس میں کہیں۔

○ عالم اسلامی کے زیر اہتمام ہونے والی کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اسلام دنیا میں امن کے لئے اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا چارٹر بھی یہی ہے کہ وہ اقوام عالم میں اتحاد امن اور بھائی چارے کو فروغ دے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ مشاہد حسین سید نے بتایا ہے کہ امریکہ میں صدر بل کلنٹن اور وزیراعظم نواز شریف کے درمیان ملاقات میں مسئلہ کشمیر پر ثالثی کا معاملہ بھی سامنے آیا ہے تاہم جنرل اسمبلی میں اپنی تقریر کے دوران صدر کلنٹن کے پاکستان اور بھارت کے متعلق ریمارکس کو پاکستان اور بھارت اپنے اپنے طریقے سے مثبت اشارے کے طور پر لے رہے ہیں۔

○ الجزائر میں مسلح انتہا پسندوں نے دو سو افراد کو ذبح کرکے ان کی لاشوں کو جلا دیا گیا۔ مرنے والوں میں سترہ بچے بھی شامل ہیں یہ ہلاکتیں صوبہ دریا کے علاقہ بنی سلیمان کے دیہات میں ہوئیں۔ 27۔ افراد نے پناہ لینے کی کوشش کی مگر موت سے نہ بچ سکے۔

○ ملائشیا نے تھائی لینڈ سے لگنے والی اپنی مغربی سرحد پر سے غیر قانونی تارکین وطن کو روکنے کے لئے تقریباً 21 کلومیٹر لبی اور 8 فٹ اونچی پتھر کی دیوار کھڑی کر دی ہے۔ ملائشیا کا کہنا ہے کہ اسے یہ دیوار اس لئے کھڑا کرنا پڑی کیونکہ سینکڑوں تارکین وطن ہر مہینے ملائشیا میں داخل ہو جاتے تھے۔

○ افغانستان کی طالبان تحریک نے ایران پر الزام لگایا ہے کہ وہ اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں طالبان نے ایران میں فوجی مداخلت کی دھمکی بھی دے دی ہے۔ طالبان کے ترجمان نے کہا کہ وہ ایرانی حکومت کے مخالف گروپوں کو طالبان کے زیر کنٹرول علاقوں میں آنے کی اجازت دے کر ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ تاہم ایران نے ان الزامات کی تردید کر دی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس خلیل رمدے نے اردو ملک کی سرکاری زبان کی حیثیت سے نافذ کرنے کے بارے میں دائر رٹ درخواست باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے رابطہ : انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81 ,7223204 ,7353105

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 213100

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سوانح حیات
تحدیث نعمت
ملنے کا پتہ
طاہر کمپوزنگ سنٹر، گابا بلڈنگ، رائل پارک، لاہور
فون : 631 1931-636 6931

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زد جام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659